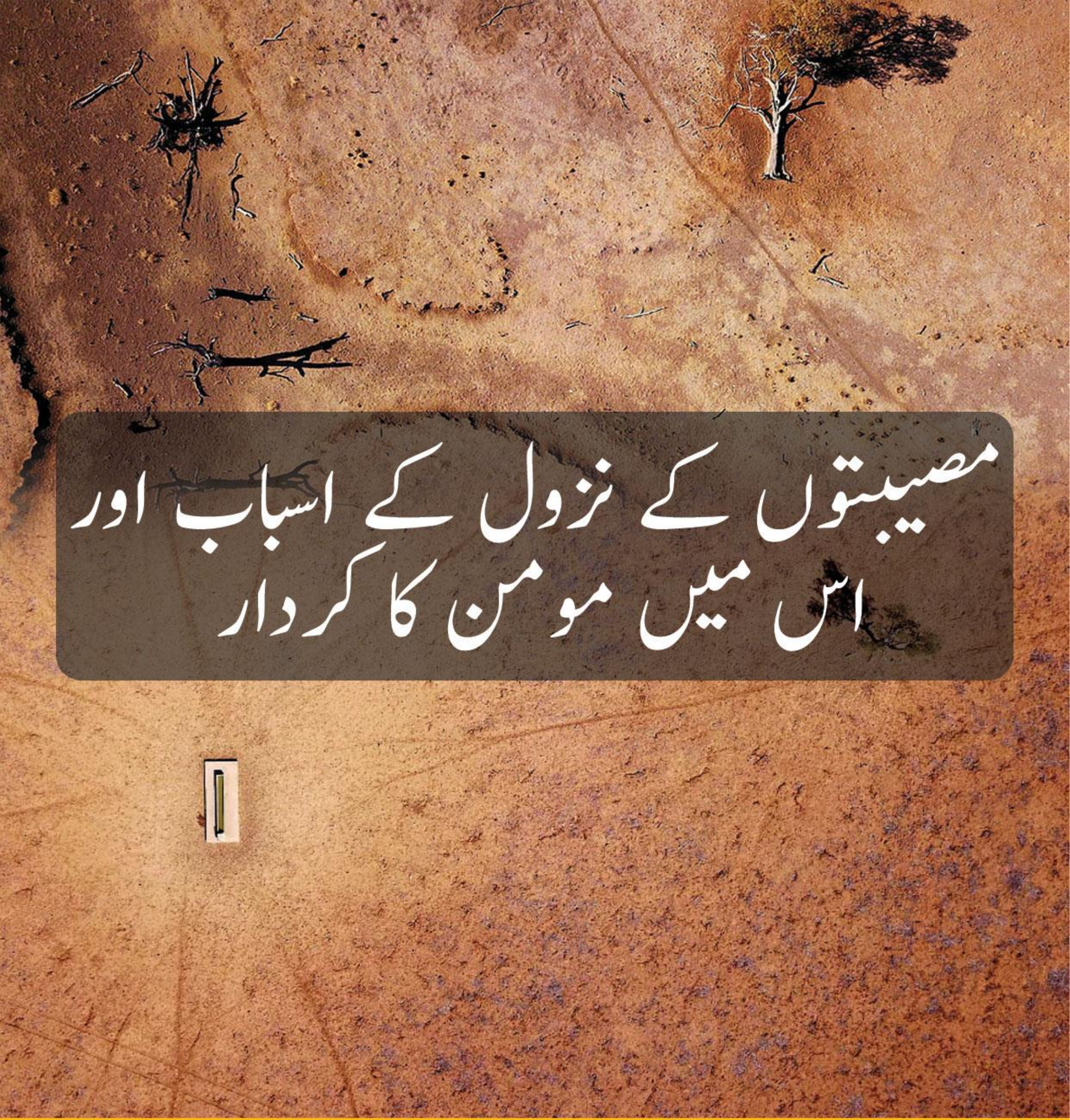

مصیبتوں کے نزول کے اسباب اور اس میں مومن کا کردار

شیخ عبدالعزیز بن عبداللہ بن باز رحمہ اللہ

ترجمہ : ابو مریم اعجاز احمد

مصیبتوں کے نزول کے اسباب

اور

اس میں مومن کا کردار

پیش لفظ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی یہ سنت کونیہ ہے کہ وہ اپنے بندوں کو آزمائشوں میں مبتلا کرتا ہے چاہے یہ عام آزمائش اور مصیبت ہو یا خاص جو عبرت حاصل کرنے والوں کے لئے عبرت، مومنوں کے لئے رحمت ونصیحت اور کافروں کے لئے عذاب وحسرت ہوتی ہے۔ جہاں ایک طرف ان کے پیچھے اللہ تعالیٰ کی حکمتِ بالغہ ہوتی ہے اسی طرح دوسری طرف اللہ کی رحمت واسعہ کا پہلو بھی ہوتا ہے تاکہ بندے اپنی غفلت سے جاگیں اور اس کی جناب میں توبہ کریں تاکہ وہ آخرت کے دردناک عذاب سے بچ جائیں۔ اللہ تعالیٰ اپنے عدل وانصاف سے کافروں اور ظالموں کو سزا بھی دیتا ہے اور ہمارا رب کسی پر ظلم نہیں کرتا۔**ولا يظلم ربك أحداً**

قارئین کرام کے سامنے جو رسالہ ہے وہ سابق مفتی اعظم مملکت سعودی عرب علامہ شیخ عبدالعزیز بن عبداللہ بن باز رحمہ اللہ کی طرف سے اس موضوع پر مسلمانوں کی یاد دہانی اور نصیحت کے لئے خط کے طور پر قلم بند کیا گیا ایک رسالہ ہے جسے شیخ کے **مجموع فتاوى و مقالات متنوعة** جلد دوم ص ۱۲۶ تا ۱۳۲ (طباعت ۱۴۱۶ھ) میں بعنوان: **وجوب التوبة إلى الله و الضراعة عند نزول المصائب** نشر کیا گیا جس کا ترجمہ میں نے **"مصیبتوں کے نزول کے اسباب اور اس میں مومن کا کردار"** کے نام سے کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعاء ہے کہ وہ شیخ رحمہ اللہ کو مسلمانوں کی خیر خواہی کے لئے اجر جزیل عطا فرمائے اور اللہ تعالیٰ اپنے فضل وکرم سے شیخ کو اور اس کتاب کے مترجم اور قارئین اور تمام مومنین کو اپنی رحمت میں ڈھانک لے اور انہیں ہر طرح کے عذاب سے بچا لے اور جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔**إنه ولي ذلك و القادر عليه.**

کتبہ: ابو مریم اعجاز احمد

۴ شوال ۱۴۴۱

پٹنہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

عبد العزیز بن عبد اللہ بن باز کی طرف سے ہر اس مسلمان کے لئے جو اسے پڑھ رہا ہے،

اللہ تعالیٰ مجھے اور آپ سب کو توفیق دے کہ ہم یاددہانی اور عبرت حاصل کریں اور نصیحت لیں ان چیزوں سے جو اللہ نے مقدر کی ہے، اور تمام گناہوں سے توبہ نصوح میں جلدی کریں۔۔۔ آمین۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔۔ امابعد۔

یقینا اللہ عزوجل اپنی حکمت بالغہ سے اور اپنی حجت قاطعہ اور علم سے جو ہر چیز کو احاطہ کئے ہوئے ہے، اپنے بندوں کو تنگدستی اور بیماریوں سے آزماتا ہے۔ کبھی سختی سے تو کبھی خوشحالی سے، کبھی نعمتوں سے تو کبھی مصیبتوں سے، تاکہ ان کے صبر اور شکر کا امتحان لے۔ تو جو بھی بلا اور مصیبت پر صبر کرتا ہے، اور خوشحالی میں شکر کرتا ہے اور مصیبت کے آنے پر اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے آگے عاجزی اور انکساری کرتا ہے اور اپنے گناہوں اور اپنی کمیوں کا اعتراف کرتا ہے، اس کی رحمت کا سوال کرتا ہے اور اس سے معافی طلب کرتا ہے، تو یہی پوری طرح سے کامیاب اور اچھے انجام سے سرفراز ہوتا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے اپنی کتابِ عظیم میں فرمایا:

الم ۞ أَحَسِبَ النَّاسُ أَنْ يُتْرَكُوا أَنْ يَقُولُوا آمَنَّا وَهُمْ لَا يُفْتَنُونَ ۞ وَلَقَدْ فَتَنَّا الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَلَيَعْلَمَنَّ اللَّهُ الَّذِينَ صَدَقُوا وَلَيَعْلَمَنَّ الْكَاذِبِينَ ۞

(الٓمٓ۔ کیا لوگوں نے یہ گمان کر رکھا ہے کہ انہیں اس بات پر چھوڑ دیا جائے گا کہ وہ کہتے ہیں کہ ہم ایمان لے آئے اور انہیں آزمایا نہیں جائے گا۔ ہم نے ان سے پہلے آئے لوگوں کو بھی آزمایا۔ یقینا اللہ تعالیٰ انہیں بھی جان لے گا جو سچ کہتے ہیں اور انہیں بھی معلوم کرلے گا جو جھوٹے ہیں۔) (سورۃ العنکبوت: ۱تا۳)

اس آیت میں فتنے سے مراد آزمائش اور امتحان ہے، یہاں تک کہ سچے جھوٹوں سے الگ ظاہر ہو جائیں، اور صبر اور شکر کرنے والے ظاہر ہو جائیں جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

وَجَعَلْنَا بَعْضَكُمْ لِبَعْضٍ فِتْنَةً أَتَصْبِرُونَ وَكَانَ رَبُّكَ بَصِيرًا (اور ہم نے تم میں سے ہر ایک کو دوسرے کی آزمائش کا ذریعہ بنایا، کیا تم صبر کروگے؟ اور تیرا رب سب کچھ دیکھنے والا ہے) (سورۃ الفرقان:۲۰)

اور اللہ عزوجل کا فرمان ہے:

وَنَبْلُوكُمْ بِالشَّرِّ وَالْخَيْرِ فِتْنَةً وَإِلَيْنَا تُرْجَعُونَ (اور ہم بطریقِ امتحان تم میں سے ہر ایک کو برائی بھلائی میں مبتلا کرتے ہیں، اور تم سب ہماری ہی طرف لوٹائے جاؤگے) (سورۃ الانبیاء:۳۵)

اور اللہ سبحانہ کا فرمان ہے:

وَبَلَوْنَاهُمْ بِالْحَسَنَاتِ وَالسَّيِّئَاتِ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُونَ (اور ہم ان کو خوش حالیوں (نعمتوں) اور بدحالیوں (مصیبتوں) سے آزماتے رہے کہ شاید یہ باز آجائیں) (سورۃ الاعراف:۱۶۸)

حسنات سے مراد یہاں پر: نعمتیں ہیں جیسے خوشحالی اور شادابی کی، صحت اور عزت کی، دشمنوں پر (غلبہ اور) مدد ملنے وغیرہ کی نعمتیں۔

سیّات سے مراد یہاں پر: مصیبتیں ہیں جیسے بیماریاں اور دشمنوں کا غلبہ ہونا، زلزلے آنا، آندھی، طوفان آنا اور سیلاب آنا وغیرہ ہیں جو تحس نحس کردینے والا ہو۔

اللہ عزوجل کا فرمان ہے:

ظَهَرَ الْفَسَادُ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ بِمَا كَسَبَتْ أَيْدِي النَّاسِ لِيُذِيقَهُمْ بَعْضَ الَّذِي عَمِلُوا لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُونَ

(خشکی اور تری میں لوگوں کی بداعمالیوں کے باعث فساد پھیل گیا، اس لئے کہ انہیں ان کے بعض کرتوتوں کا پھل اللہ تعالیٰ چکھادے تاکہ وہ بعض آجائیں) (سورۃ الروم:۴۰)

اس کا معنی یہ ہے کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ مقدر کرتا ہے خیر اور شر اور جو زمین پر فساد ظاہر ہوتا ہے تاکہ لوگ حق کی طرف پلٹ آئیں، اور جو چیزیں اللہ نے ان کے لئے حرام کی ہیں ان سے وہ توبہ کرنے میں جلدی کریں، اور اللہ

اور اس کے رسول ﷺ کی اطاعت میں جلدی کریں، کیونکہ بلاؤں اور شر کی وجہ کفر اور گناہ کے کام ہیں اور دنیا اور آخرت میں شر کی وجہ بھی یہی ہیں۔

اللہ کی توحید کا اقرار اور اس پر ایمان اور اس کے رسول پر ایمان لانا، اس کی اطاعت اور اس کے رسول کی اطاعت کرنا اور اس کی شریعت کو مضبوطی سے پکڑنا اور اس کی طرف دعوت دینا اور شریعت مخالف چیزوں کا انکار کرنا، یہ دنیا اور آخرت میں ہر خیر کا سبب ہیں۔ ان باتوں پر ثابت قدم رہنے، اور اسی کی نصیحت ایک دوسروں کو کرنے اور اس میں ایک دوسروں کا تعاون کرنے سے ہی دنیا اور آخرت میں عزت مل سکتی ہے، اور ہر ناخوشگواری سے نجات اور ہر فتنے سے عافیت حاصل ہو سکتی ہے۔ جیسا کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے فرمایا:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنْ تَنْصُرُوا اللَّهَ يَنْصُرْكُمْ وَيُثَبِّتْ أَقْدَامَكُمْ

(اے ایمان والو! اگر تم اللہ کی مدد کرو گے[1] تو وہ تمہاری مدد کرے گا اور تمہیں ثابت قدم رکھے گا) (سورۃ محمد: ۷)

اور اللہ عزوجل کا فرمان ہے:

وَلَيَنْصُرَنَّ اللَّهُ مَنْ يَنْصُرُهُ إِنَّ اللَّهَ لَقَوِيٌّ عَزِيزٌ ۞ الَّذِينَ إِنْ مَكَّنَّاهُمْ فِي الْأَرْضِ أَقَامُوا الصَّلَاةَ وَآتَوُا الزَّكَاةَ وَأَمَرُوا بِالْمَعْرُوفِ وَنَهَوْا عَنِ الْمُنْكَرِ وَلِلَّهِ عَاقِبَةُ الْأُمُورِ

(جو اللہ کی مدد کرے گا[1] اللہ بھی اس کی ضرور مدد کرے گا، یقیناً اللہ تعالیٰ بڑی قوتوں والا اور بڑے غلبے والا ہے۔ یہ وہ لوگ ہیں کہ اگر ہم زمین میں ان کے پاؤں جما دیں تو یہ پوری پابندی سے نمازیں قائم کریں اور زکوۃ ادا کریں اور اچھے کاموں کا حکم کریں اور برے کاموں سے منع کریں، اور تمام کاموں کا انجام اللہ ہی کے اختیار میں ہے۔ (سورۃ الحج: ۴۱)

---

[1] اللہ کی مدد سے مراد اللہ کے دین کی مدد اور نصرت اخلاص کے ساتھ کرنا تاکہ اللہ کا کلمہ بلند ہو۔ جب بندہ اللہ کے دین کی حفاظت کرتا ہے اور حسب استطاعت اس کی نشر واشاعت اور تبلیغ کرتا ہے تو اللہ بھی اس کی مدد کرتا ہے۔ (مترجم)

اور اللہ سبحانہ کا فرمان ہے:

وَعَدَ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا مِنْكُمْ وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الأَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِينَهُمُ الَّذِي ارْتَضَى لَهُمْ وَلَيُبَدِّلَنَّهُمْ مِنْ بَعْدِ خَوْفِهِمْ أَمْنًا يَعْبُدُونَنِي لاَ يُشْرِكُونَ بِي شَيْئًا وَمَنْ كَفَرَ بَعْدَ ذَلِكَ فَأُولَئِكَ هُمُ الْفَاسِقُونَ

(اللہ کا وعدہ ہے تم میں سے ان لوگوں سے جو ایمان لائے ہیں اور نیک عمل کئے کہ وہ انہیں ضرور ملک کا خلیفہ بنائے گا جیسے کہ ان لوگوں کو خلیفہ بنایا تھا جو ان سے پہلے تھے، اور یقینا ان کے لئے ان کے اس دین کو مضبوطی کے ساتھ محکم کر کے جما دے گا جسے ان کے لئے وہ پسند فرما چکا ہے اور ان کے اس خوف کو وہ امن و امان سے بدل دے گا۔ وہ میری عبادت کریں گے میرے ساتھ کسی کو بھی شریک نہیں ٹھہرائیں گے۔ اس کے بعد بھی جو لوگ ناشکری اور کفر کریں گے تو وہ یقینا فاسق ہیں۔) (سورۃ النور: ۵۵)۔

اور اللہ سبحانہ کا فرمان ہے:

وَلَوْ أَنَّ أَهْلَ الْقُرَى آمَنُوا وَاتَّقَوْا لَفَتَحْنَا عَلَيْهِمْ بَرَكَاتٍ مِنَ السَّمَاءِ وَالأَرْضِ وَلَكِنْ كَذَّبُوا فَأَخَذْنَاهُمْ بِمَا كَانُوا يَكْسِبُونَ

(اور اگر ان بستیوں کے رہنے والے ایمان لے آتے اور پرہیز گاری اختیار کرتے تو ہم ان پر آسمان اور زمین کی برکتیں کھول دیتے لیکن انہوں نے تکذیب کی تو ہم نے ان کے اعمال کی وجہ سے ان کو پکڑ لیا) (سورۃ الاعراف: ۹۶)

اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے بہت ساری آیتوں میں یہ بیان کر دیا ہے کہ جو پچھلی امتوں میں عذاب، عبرت ناک سزائیں، طوفان اور سخت ہوائیں، چیخ کا عذاب، غرق کئے جانے کا عذاب اور زمین دھنس جانے کا عذاب وغیرہ جو آیا یہ سب ان کے کفر اور ان کے گناہوں کی وجہ سے آیا تھا جیسا کہ اللہ عز وجل کا فرمان ہے:

فَكُلاًّ أَخَذْنَا بِذَنْبِهِ فَمِنْهُمْ مَنْ أَرْسَلْنَا عَلَيْهِ حَاصِبًا وَمِنْهُمْ مَنْ أَخَذَتْهُ الصَّيْحَةُ وَمِنْهُمْ مَنْ خَسَفْنَا بِهِ الأَرْضَ وَمِنْهُمْ مَنْ أَغْرَقْنَا وَمَا كَانَ اللَّهُ لِيَظْلِمَهُمْ وَلَكِنْ كَانُوا أَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُونَ

(پھر تو ہر ایک کو ہم نے اس کے گناہ کی پاداش میں پکڑ لیا۔ ان میں سے بعض پر ہم نے پتھروں کو برسایا اور بعض کو زوردار چنگھاڑ (چیخ) نے پکڑ لیا اور بعض کو ہم نے زمین میں دھنسا دیا اور بعض کو ڈبو دیا۔ اللہ تعالیٰ ایسا نہ تھا کہ ان پر ظلم کرے بلکہ یہی لوگ اپنی جانوں پر ظلم کرتے تھے۔)(سورۃ العنکبوت:۴۰)

اور اللہ سبحانہ کا فرمان ہے:

وَمَا أَصَابَكُمْ مِنْ مُصِيبَةٍ فَبِمَا كَسَبَتْ أَيْدِيكُمْ وَيَعْفُو عَنْ كَثِيرٍ

(اور جو مصیبتیں تمہیں پہنچتی ہیں وہ تمہارے اپنے ہاتھوں کی کمائی کا بدلہ ہے اور وہ تو بہت ساری باتوں کو در گزر کر دیتا ہے)(سورۃ الشوریٰ:۳۰)

اللہ تعالی نے اپنے بندوں کو مصیبت کے نزول کے وقت توبہ کرنے کا اور عاجزی اختیار کرنے کا حکم دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا تُوبُوا إِلَى اللَّهِ تَوْبَةً نَصُوحًا عَسَى رَبُّكُمْ أَنْ يُكَفِّرَ عَنْكُمْ سَيِّئَاتِكُمْ وَيُدْخِلَكُمْ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الأَنْهَارُ

(اے ایمان والو! تم اللہ کے سامنے توبۃ النصوح (سچی خالص توبہ) کرو۔ قریب ہے کہ تمہارا رب تمہارے گناہوں کو دور کر دے اور تمہیں ایسی جنتوں میں داخل کر دے جن کے نیچے نہریں جاری ہیں۔) (سورۃ التحریم:۸)

اور اللہ سبحانہ کا فرمان ہے:

وَتُوبُوا إِلَى اللَّهِ جَمِيعًا أَيُّهَا الْمُؤْمِنُونَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ

(اے مومنو! تم سب کے سب اللہ کی جناب میں توبہ کرو تاکہ تم نجات پاؤ) (سورۃ النور:۳۱)

اور اللہ سبحانہ کا فرمان ہے:

وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا إِلَى أُمَمٍ مِنْ قَبْلِكَ فَأَخَذْنَاهُمْ بِالْبَأْسَاءِ وَالضَّرَّاءِ لَعَلَّهُمْ يَتَضَرَّعُونَ ۞ فَلَوْلا إِذْ جَاءَهُمْ بَأْسُنَا تَضَرَّعُوا وَلَكِنْ قَسَتْ قُلُوبُهُمْ وَزَيَّنَ لَهُمُ الشَّيْطَانُ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ

(اور ہم نے اور امتوں کی طرف بھی جو آپ سے پہلے گزر چکی ہیں پیغمبر بھیجے تھے، سو ہم نے ان کو تنگدستی اور بیماری سے پکڑا تا کہ وہ اظہارِ عجز کر سکیں۔ سو جب ان کو ہماری سزا پہنچی تھی تو انہوں نے عاجزی کیوں نہیں اختیار کی؟ لیکن ان کے دل سخت ہو گئے اور شیطان نے ان کے اعمال کو ان کے خیال میں مزین اور آراستہ کر دیا)

(سورۃ الانعام: ۴۲، ۴۳)۔

اس آیتِ کریمہ میں اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے اپنے بندوں کو اس بات کی ترغیب دلائی ہے کہ جب ان پر مصائب آئیں جیسے بیماریاں، تکلیف پہنچنا، لڑائی ہونا، زلزلے آنا یا طوفانی ہواؤں کا چلنا وغیرہ مصیبتیں آئیں تو وہ اللہ کی طرف عاجزی کریں، اور اللہ کے آگے اپنی بے بسی ظاہر کرتے ہوئے اس سے مدد طلب کریں، اور یہی ہے معنیٰ اس کے اس فرمان کا:

فَلَوْلا إِذْ جاءَهُمْ بَأْسُنَا تَضَرَّعُوا (سو جب ان کو ہماری سزا پہنچی تو انہوں نے عاجزی کیوں نہیں اختیار کی؟)

اس کا معنیٰ ہے کہ جب ان کے پاس ہماری طرف سے عذاب آیا تو انہوں نے کیوں نہیں عاجزی اختیار کی۔ پھر اللہ تعالیٰ نے یہ بیان کیا کہ ان کے دل کی سختی کی وجہ سے اور ان کے برے اعمال جنہیں شیطان نے ان کے لئے خوبصورت کر دکھائے تھے ان برے اعمال نے انہیں توبہ، عاجزی اور استغفار سے روک دیا تھا۔ چنانچہ اللہ عزو جل کا فرمان ہے:

وَلَكِنْ قَسَتْ قُلُوبُهُمْ وَزَيَّنَ لَهُمُ الشَّيْطَانُ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ (شیطان نے ان کے اعمال کو ان کے خیال میں مزین اور آراستہ کر دیا)

خلیفہ راشد اور امیر المؤمنین عمر بن عبد العزیز رحمہ اللہ سے یہ ثابت ہے کہ جب ان کے زمانے میں زلزلہ آیا، تو انہوں نے مختلف علاقوں میں اپنے کارکنوں کو یہ لکھ بھیجا کہ وہ مسلمانوں کو اللہ کی بارگاہ میں توبہ کا حکم دیں اور اللہ کے لئے عاجزی اختیار کریں اور اس سے اپنے گناہوں کی معافی طلب کریں۔

اے مسلمانوں! آپ لوگ تو اس بات کو جانتے ہی ہیں جو آج ہمارے زمانے میں مختلف قسم کے فتنے اور مصیبتیں آ رہی ہیں، اور انہیں میں سے مسلمانوں پر کفار کا مسلط ہونا بھی ہے جیسے افغانستان، فلپینس، ہندوستان، فلسطین، لبنان، اتھیوپیا وغیرہ میں ہو رہا ہے اور اسی طرح یمن اور دیگر ملکوں میں زلزلہ آنا بھی ہے، اور ان فتنوں میں توڑ ڈالنے والے طوفان اور تیز ہوائیں بھی ہوتی ہیں جن سے بہت زیادہ مال اور درخت اور سامان وغیرہ تباہ ہو جاتے ہیں۔ انہی فتنوں میں برف گرنا ہے جن سے بے پناہ نقصانات ہوتے ہیں۔ انہیں میں سے بہت سارے ملکوں میں قحط اور خشک سالی ہونا ہے۔ یہ تمام چیزیں اور ان جیسی چیزیں مختلف قسم کی سزائیں اور مصیبتیں ہیں جس میں اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو ان کے کفر اور نافرمانیوں کی وجہ سے مبتلا کرتا ہے۔ اسی طرح ان کا اللہ کی اطاعت سے منھ موڑنے اور دنیا کی طرف لپکنے اور اس کی جلد آنے والی شہوتوں کے پیچھے پڑ کر آخرت سے اعراض کرنے اور اس کی تیاری نہ کرنے کی وجہ سے بھی انہیں ان میں مبتلا کر دیتا ہے سوائے اپنے ان بندوں کے جن پر وہ رحم کرے۔

اس میں کوئی شک نہیں کہ ان مصیبتوں کی وجہ سے بندوں پر یہ واجب ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ سے توبہ میں جلدی کریں ہر ان حرام چیزوں سے جسے اللہ نے ان پر حرام قرار دیا ہے، اور وہ اللہ کی اطاعت اور اس کے شریعت کے مطابق فیصلہ کرنے میں جلدی کریں، نیکی اور تقویٰ کے کاموں میں ایک دوسرے کا تعاون کریں، حق بات کی وصیت بھی ایک دوسرے کو کرتے رہیں اور اس پر صبر کی وصیت بھی کرتے رہیں۔ اور جب بندہ اپنے رب کی جناب میں توبہ کر لیتا ہے اور اس کے لئے انکساری اختیار کر لیتا ہے اور اس چیز کی طرف جلدی کرتا ہے جس سے اس کے رب کی رضا حاصل ہو اور نیکی اور تقویٰ کے کاموں میں تعاون کرتا ہے، امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرتا ہے (یعنی اچھی باتوں کا حکم اور بری باتوں سے روکتا ہے)، تو اللہ تعالیٰ ان کے حالات کو سدھار دیتا ہے اور ان کے دشمنوں کے شر سے انہیں محفوظ رکھتا ہے، اور زمین پر انہیں تمکین دیتا ہے اور ان کے دشمنوں کے خلاف ان کی مدد کرتا ہے اور اپنی نعمتوں سے انہیں نوازتا ہے اور اپنی ناراضگی ان پر سے ہٹا لیتا ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے اور وہ سب سے سچی بات کہنے والا ہے: وَكَانَ حَقًّا عَلَيْنَا نَصْرُ الْمُؤْمِنِينَ (اور ہم پر مومنوں کی مدد کرنا لازم ہے) (سورۃ الروم:۴۷)

اور اللہ عزوجل کا فرمان ہے:

ادْعُوا رَبَّكُمْ تَضَرُّعًا وَخُفْيَةً إِنَّهُ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِينَ ۞ وَلَا تُفْسِدُوا فِي الْأَرْضِ بَعْدَ إِصْلَاحِهَا وَادْعُوهُ خَوْفًا وَطَمَعًا إِنَّ رَحْمَةَ اللَّهِ قَرِيبٌ مِنَ الْمُحْسِنِينَ

(تم لوگ اپنے رب کو پکارو (اس سے دعاء کیا کرو) گڑ گڑا کر اور چپکے چپکے بھی۔ یقینا حد سے گزرنے والوں کو اللہ پسند نہیں کرتا۔ اور دنیا میں اس کی اصلاح اور درستگی کے بعد فساد مت پھیلاؤ، اور تم اللہ کی عبادت کرو اس سے ڈرتے ہوئے اور اس سے امیدوار رہتے ہوئے۔ بیشک اللہ تعالیٰ کی رحمت نیک کام کرنے والوں سے قریب ہے۔ (سورۃ الاعراف:۵۵،۵۶)

اور اللہ عزوجل کا فرمان ہے:

وَأَنِ اسْتَغْفِرُوا رَبَّكُمْ ثُمَّ تُوبُوا إِلَيْهِ يُمَتِّعْكُمْ مَتَاعًا حَسَنًا إِلَى أَجَلٍ مُسَمًّى وَيُؤْتِ كُلَّ ذِي فَضْلٍ فَضْلَهُ وَإِنْ تَوَلَّوْا فَإِنِّي أَخَافُ عَلَيْكُمْ عَذَابَ يَوْمٍ كَبِيرٍ

(اور یہ کہ تم لوگ اپنے گناہ اپنے رب سے معاف کراؤ پھر اسی کی طرف متوجہ ہو، وہ تم کو مقرر وقت تک اچھا سامان (زندگی) دے گا اور ہر زیادہ عمل کرنے والے کو زیادہ ثواب دے گا۔ اور اگر تم لوگ اعراض کرتے رہے تو مجھ کو تمہارے لئے ایک بڑے دن کے عذاب کا خدشہ ہے) (سورۃ ھود:۳)

اور اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا فرمان ہے:

وَعَدَ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا مِنْكُمْ وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْأَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِينَهُمُ الَّذِي ارْتَضَى لَهُمْ وَلَيُبَدِّلَنَّهُمْ مِنْ بَعْدِ خَوْفِهِمْ أَمْنًا يَعْبُدُونَنِي لَا يُشْرِكُونَ بِي شَيْئًا وَمَنْ كَفَرَ بَعْدَ ذَلِكَ فَأُولَئِكَ هُمُ الْفَاسِقُونَ

(اللہ کا وعدہ ہے تم میں سے ان لوگوں سے جو ایمان لائے ہیں اور نیک عمل کئے کہ وہ انہیں ضرور ملک کا خلیفہ بنائے گا جیسے کہ ان لوگوں کو خلیفہ بنایا تھا جو ان سے پہلے تھے، اور یقینا ان کے لئے ان کے اس دین کو مضبوطی کے ساتھ محکم کر کے جمادے گا جسے ان کے لئے وہ پسند فرما چکا ہے اور ان کے اس خوف کو وہ امن وامان سے

بدل دے گا۔ وہ میری عبادت کریں گے میرے ساتھ کسی کو بھی شریک نہیں ٹھہرائیں گے۔ اس کے بعد بھی جو لوگ ناشکری اور کفر کریں گے تو وہ یقینا فاسق ہیں۔) (سورۃ النور:۵۵)۔

اور اللہ عزوجل کا فرمان ہے:

وَالْمُؤْمِنُونَ وَالْمُؤْمِنَاتُ بَعْضُهُمْ أَوْلِيَاءُ بَعْضٍ يَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَيُقِيمُونَ الصَّلَاةَ وَيُؤْتُونَ الزَّكَاةَ وَيُطِيعُونَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ أُولَئِكَ سَيَرْحَمُهُمُ اللَّهُ إِنَّ اللَّهَ عَزِيزٌ حَكِيمٌ

(مومن مرد اور مومن عورتیں آپس میں ایک دوسرے کے (معاون و مددگار اور) دوست ہیں۔ وہ بھلائیوں کا حکم دیتے ہیں اور برائیوں سے روکتے ہیں، نمازوں کو پابندی سے ادا کرتے ہیں، زکوٰۃ ادا کرتے ہیں اور اللہ اور اس کے رسول کی فرمانبرداری کرتے ہیں۔ یہی لوگ ہیں جن پر اللہ تعالیٰ بہت جلد رحم فرمائے گا، بیشک اللہ غلبے والا حکمت والا ہے)(سورۃ التوبہ:۷۱)

اللہ عزوجل نے ان آیتوں میں بیان کر دیا کہ اس کی رحمت، اس کا احسان، اس کا امن اور اس کی تمام نعمتیں آخرت کی نعمتوں سے حاصل ہوتی ہیں اور یہ اس کے لئے ہے جو اس سے ڈرتا ہے اور اس پر ایمان لاتا ہے اور اس کے رسولوں کی اطاعت و فرمانبرداری کرتا ہے اور اس کی شریعت پر قائم رہتا ہے اور اپنے گناہوں سے توبہ کرلیتا ہے۔ مگر وہ جو اس کی اطاعت سے منھ پھیرتا ہے، اور اس کے حق کو ادا کرنے سے تکبر کرتا ہے (یعنی حقارت سے انکار کر دیتا ہے)، اپنے کفر اور نافرمانیوں پر اصرار کرتا ہے، تو ایسوں کے لئے اللہ تعالیٰ نے دنیا اور آخرت میں مختلف قسم کی سزائیں رکھی ہیں۔ کبھی انہیں اس دنیا میں بھی اپنی حکمت سے اسے جلد ان سزاؤں سے دوچار کرتا ہے تاکہ یہ دوسروں کے لئے عبرت آموز نصیحت ہو جیسا کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے فرمایا ہے:

فَلَمَّا نَسُوا مَا ذُكِّرُوا بِهِ فَتَحْنَا عَلَيْهِمْ أَبْوَابَ كُلِّ شَيْءٍ حَتَّى إِذَا فَرِحُوا بِمَا أُوتُوا أَخَذْنَاهُمْ بَغْتَةً فَإِذَا هُمْ مُبْلِسُونَ ۞ فَقُطِعَ دَابِرُ الْقَوْمِ الَّذِينَ ظَلَمُوا وَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ

(پھر جب وہ لوگ ان چیزوں کو بھولے رہے جن کی نصیحت (اور یاد دہانی) انہیں کی جاتی تھی تو ہم نے ان پر ہر چیز کے دروازے کشادہ کر دئے یہاں تک کہ جب ان چیزوں پر جو انہیں ملی تھی وہ خوب اترا گئے ہم نے ان کو دفعتاً پکڑ لیا، پھر تو وہ بالکل مایوس ہو گئے۔) (سورۃ الانعام: ۴۴، ۴۵)

توائے مسلمانوں۔ اپنا محاسبہ کر لو، اور اپنے رب سے توبہ اور استغفار کرو اور اس کی فرمانبرداری میں جلدی کرو اور اس کی نافرمانی سے بچو اور نیکی اور تقویٰ کے کاموں میں ایک دوسرے کا تعاون کرو، اور احسان کرو، اللہ تعالیٰ احسان کرنے والوں کو پسند کرتا ہے، اور عدل وانصاف کیا کرو، اللہ تعالیٰ عدل وانصاف کرنے والوں کو پسند کرتا ہے۔ موت کے آنے سے پہلے نیک اور صالح اعمال تیار کر لو، اپنے کمزوروں پر رحم کرو اور فقیروں پر کشادگی کرو، کثرت سے اللہ کا ذکر واستغفار کرو، اچھی باتوں کا حکم دو اور بری باتوں سے روکو تاکہ تم پر رحم کیا جائے۔ جو مصیبتیں دوسروں پر ان کے گناہوں اور نافرمانیوں کی وجہ سے آئیں ان سے عبرت حاصل کرو۔ اللہ تعالیٰ توبہ کرنے والوں کی توبہ قبول کرتا ہے، احسان کرنے والوں پر رحم کرتا ہے اور تقویٰ اختیار کرنے والوں کا انجام بہتر کرتا ہے جیسا کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا فرمان ہے: فَاصْبِرْ إِنَّ الْعَاقِبَةَ لِلْمُتَّقِينَ (تو صبر کرتے رہیں، یقیناً انجام کار پرہیزگاروں کے لئے ہی ہے) (سورۃ ھود: ۴۹)

اور اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: إِنَّ اللَّهَ مَعَ الَّذِينَ اتَّقَوْا وَالَّذِينَ هُمْ مُحْسِنُونَ (یقیناً اللہ تعالیٰ پرہیزگاروں اور نیک کاروں کے ساتھ ہے) (سورۃ النحل: ۱۲۸)۔

اللہ ہی سے سوال ہے اس کے اسمائے حسنیٰ اور اس کی اعلیٰ صفات کے وسیلے سے کہ وہ اپنے مسلمان بندوں پر رحم کرے اور یہ کہ وہ انہیں دین میں فقہ وسمجھ عطا کرے اور یہ کہ وہ اپنے اور ان کے کفار اور منافق دشمنوں کے خلاف ان کی مدد کرے، اور ایسوں پر اپنا عذاب نازل کرے جنہیں ظالم اور مجرم قوموں سے نہیں ہٹایا جاتا، وہی اس پر قدرت رکھنے والا ہے۔

وصلى الله وسلم على نبينا محمد و على آله وأصحابه والتابعين لهم بإحسانٍ إلى يوم الدين

والسلام عليكم و رحمة الله و بركاته

أهل الأثر

www.ahlulathar.net

www.ahlulathar.net